شورش کاشمیری

معاذاللہ

پہلوئے شیخ میں سرکار خدا خیر کرے
آج رونق پہ ہیں اخبار خدا خیر کرے

اپنے مرکز کی طرف لوٹ رہا ہے شاید
اک معشوقِ طرحدار خدا خیر کرے

میں تو کہتا نہیں احباب میں شہرت ہے یہی
بک گئے جبّہ و دستار خدا خیر کرے

اک طرف گیسوئے عذرائے سخن کی رونق
اک طرف حملۂ تاتار خدا خیر کرے

بسکہ ہے کاکلِ پیچاں کی تب وتابِ جدید
کھینچ لائی ہے سرِ دار خدا خیر کرے

شیخ جی! اس بتِ کافر سے حلالہ نہ کریں؟
دیکھتا ہوں یہی آثار خدا خیر کرے

مال عمدہ ہوتو گاہک بھی چلے آتے ہیں
خوب ہے گرمیٔ بازار خدا خیر کرے

اس زمانے کے رذیلوں کی پذیرائی پر
عرش والے ہیں نگوں سار خدا خیر کرے

جیسے خورشیدِ درخشاں پہ گہن کا سایہ
یوں اکٹھے ہیں گل وخار خدا خیر کرے

آ گیا منبر و محراب پہ الزامِ نوی
ہوگئی شیخ پہ یلغار خدا خیر کرے

شورشؔ اس دور میں قرطاس وقلم کی رونق
ہیں مرے طنزیہ اشعار خدا خیر کرے